لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

۷۸۶ ــــــــــ ۹۲

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ

قرآن سے انٹرویو

مرتبہ

الحاج مولانا غوثوی شاہ

صدر ورلڈ مسلم کانفرنس و داعی قرآن و حدیث کانفرنس

خلف و جانشین حضرت صحوی شاہ صاحبؒ

اشاعت ۔ بارِ اول ۲۷/ رمضان ۱۴۱۳ مطابق ۲۲/ مارچ ۱۹۹۳ء

بارِ دوم ۱۵۔ ڈسمبر ۹۵ء

بہ اہتمام "مولانا شاہ عبدالغنی قادری و چشتی

ادارہ النور "عربی اکیڈمی" بیت النور چیچلگوڑہ، حیدرآباد

۲

کِتابُ اللّٰہ

رَأیتُ کِتابَ اللّٰہِ اَکبَرُ مُعجِزٍ
لِاَفضَلِ مَن یَّہدِی بِہِ الثَّقَلَانَ

مَیں نے کتاب اللہ کو اُس ذاتِ عالی کا سب سے بڑا معجزہ پایا
جسکے ذریعہ سے ہر دو جہاں کو ہدایت حاصل ہوتی ہے

وَمِن جُملَۃِ الاِعجَازِ کَونُ اختِصَارِہٖ
بِاِیجَازِ اَلفَاظٍ وَبَسطِ مَعَانٍ

کتاب اللہ کے اعجاز میں سے ایک معجزہ اُسکا اختصار ہے کہ اُس کے لفظوں میں وسعت رکھی گئی ہے۔

از: صلاح الصفدی

۴

باِسمہٖ سُبحانہٗ

میں اپنی اس کوشش کو والدی و مرشدی مُفسّرِ قرآن الحاج
حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی ذاتِ اقدس سے
نسبتِ انتساب دیتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے فہمِ رسولؐ
اور فہمِ صحابہؓ اور فہمِ آئمہ سے قرآن دانی اور قرآن فہمی کا
درس دیا۔ خدا کرے کہ میری یہ کوشش عِنداللہ ماجور ہو
اور میری آخرت سنور جائے آمین بحق محمد و آلہٖ و صحبہٖ وسلم:

فقط الفقیر الی اللہ

"بیت النور"
چنچلگوڑہ حیدرآباد

غوثی شاہ

۷۸۶-۹۲

قرآن سے انٹرویو؟

سارے جہاں کی رہبری کرنے والے" پیکرِ ہدایت حسنِ اتمام" سے یوں تو روز ہی شرفِ نیاز حاصل ہوتا ہی رہتا تھا ایکدن سوچا کہ آج حضرتِ قرآن زاد اللہ شرفہٗ وعِزّہٗ سے ملاقات کے ساتھ انٹرویو بھی لوں چنانچہ ارادہ ہوا شرفِ ہمکلامی کیلئے آگے بڑھا ہی تھا کہ حضرتِ قرآن نے میرے مونڈھے جھنجھوڑ کر کہا کہ میاں پہلے پاک صاف ہوجاؤ اور باوضو ہوکر ہمارے سامنے ادب سے بیٹھ کر سب سے پہلے ہمارے اور تمہارے دشمن سے خدا کی پناہ چاہ لو" استعاذہ" کرلو ورنہ وہ ہمارے تمہارے بیچ حجاب بن جائے گا اور حاملِ قرآن پر دُرود بھی پڑھ لو ورنہ ہم سے صحیح استفادہ نہیں کرسکو گے۔ چنانچہ ہم نے حضرتِ قرآن کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے اعُوذ باللہ مِن الشّیطانِ الرَّجیم۔ پڑھ لیا اور پھر دُرود وسلام کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر" حضرتِ قرآن سے ہمکلام ہوئے ـــــ

س : حضرتِ محترم بتائیے آپ کا صحیح نام کیا ہے ؟

ج : حضرتِ محترم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ" میرا نام قرآن ہے جسکے معنی ہیں ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا" چونکہ میرے ربّ نے میرے متعلق ایسا ہی کہا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیلًا ۲۹/۱۳ : (یعنی قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو)

اور میں وقت اور حالات کے پیشِ نظر رُک رُک کر ٹھہر ٹھہر کر آیا ہوں
اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا عَلَیکَ القُرآنَ تَنزِیلاً ٥ ۲۹/۲ ہم نے یہہ قرآن کو آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا ہے)۔

س : حضرتِ قرآن آپکے اور بھی تو نام ہیں ؟

ج : جی ہاں مجھے ان ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے "کتابِ مبین" "ذکرِ رسولؐ" "برہانِ ربؐ" وغیرہ وغیرہ مجھ پر ایمان رکھنے والے مجھے چاہنے والے میری باتوں پر عمل کرنے والے اکثر مجھے "قرآنِ مجید" اور "فرقانِ حمید" کہتے ہیں۔

س : حضرتِ محترم آپ کی عمر کتنی ہے ؟

ج : بھئی ہماری عمر تو صرف خدا کو معلوم ہاں۔ ہم دنیا میں چودہ سو بارہ سال پیشتر آئے۔

(س) ماشاءاللہ حضرتِ محترم کہ آپ اب بھی جوان تر و تازہ دکھائی دیتے ہیں۔
ہماری یہہ بات سُن کر حضرتِ محترم نے مُتبسّم کیا اور کہنے لگے۔

ج : جی ہاں یہہ خدا کا فضل ہے پیغمبرِ اسلام کی دُعا ہے۔ سچ پوچھیے تو آپ کی نظروں نے مجھے صحیح پہچانا ہے ورنہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو مجھے چودہ سو سال کا بُڈھا سمجھ کر چار پائی (رحیل) پر ہمیشہ لِٹائے رکھتے ہیں اور میرا حال ایسا ہے کہ جسنے مجھے پہچانا اور میری باتوں پر عمل کیا تو میں اُس کی نظر میں "جوان" ہوں۔ خدا نے اس بارے میں فرمایا
اَلَّذِینَ آتَینٰھُمُ الکِتَابَ یَتلُونَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ۔ ۱/۲
جن لوگوں کے پاس حضرتِ قرآن ہے وہ اُسکو ایسا پڑھتے ہیں جیسا کہ اُس کے

پڑھنے کا حق ہے۔

س: واہ سبحان اللہ کیا بات ہے! اچھا کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کا مستقر کہاں ہے؟ اور آپ کہاں سے آئے ہیں؟

ج: کیوں نہیں ضرور۔ تو سنیئے کہ ہمارا مستقر "لوحِ محفوظ" ہے
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۳۰/۱۰ بلکہ وہ قرآنِ مجید ہی ہے جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے) اور ایک مقام پر خدا نے میرے متعلق کہا کہ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۳۰/۵ یہ قرآن تو قابلِ تعظیم ورقوں میں لکھا ہوا ہے جو پاک اور بلند مقام پر رکھے ہوئے ہیں اور (ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں جو سردار اور نیکوکار ہیں۔ اور بھی ایک مقام پر کہا گیا کہ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۲۷/۳ یہ قرآن بڑی عزت و تکریم والا ہے جو کہ کتاب محفوظ میں لکھا ہوا ہے (خبردار) اسکو وہی ہاتھ لگائے جو پاک ہو، چونکہ وہ تو سارے جہاں کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے۔)

س: جزاک اللہ آپ نے تو بہت کچھ بتایا ہے براہِ کرم آپ اپنی ذرا حقیقت کی طرف بھی کچھ تو اشارہ کیجئے؟

(ج) مسکراتے ہوئے (ج): ہاں میں حضرت قرآن نے کہا کہ میں دراصل اللہ کا پرتوِ علم ہوں یعنی اُس کے علم سے نازل ہوا ہوں چنانچہ اللہ سبحانہ کا فرمان ہے کہ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ ۱۱/۱۱

(پس جان لو کہ یہہ قرآن اللہ کے علم سے نازل ہوا ہے) چنانچہ مجھے صداقت کیساتھ اتارا گیا۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۱۵/۱۷
یہ قرآن کو حق کے ساتھ اتارا گیا اور یہہ اترا بھی صداقت کے ساتھ
حٰمٓ۔ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۲۶۰
یہ کتاب زبردست حکمت والے کی طرف سے بھیجی گئی۔

س: واہ حضرت آپ نے تو اُن لوگوں کے شک کو دُور کیا جو آپ کو مخلوق سمجھتے تھے۔ جو چیز علم الٰہی کہلاتی ہے وہ بھلا مخلوق بھی ہو سکتی ہے۔ نہیں اور نہ وہ خالق ہو سکتی ہے صرف وہ ایک مرتبہ تعینِ علمی کہلا سکتی ہے۔

س: جی حضرت قرآن یہہ تو بتایئے کہ آپ کی آمد کا مقصد کیا ہے

ج: اندھیروں سے اُجالے کی طرف لے جانا، شک سے یقین کی طرف لے جانا اور کفر و شرک سے ایمان و یقین کی طرف لے جانا ہے خدا نے میری آمد کا مقصد واضح الفاظ میں بتایا ہے

يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۶/۷

اِس قرآن (کتاب روشن) سے خدا اپنی مرضی پر چلنے والوں کو نجات کے راستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے اندھیرے میں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور اُن کو سیدھے رستے پر گامزن کر دیتا ہے۔

س: آپ کا مستقر "لوحِ محفوظ" ہے مگر آپ نے اپنا مقام نہیں بتایا؟

ج: آپ نے تو پوچھا ہی نہیں! میرا مقام "قلبِ رسولؐ" ہے جو سچے اور پکے مسلمانوں اور مومنوں کا مرکز ایمان تو جہ ہے جو مجھے اپنے دل سے یاد کرتے ہیں میں اُن کے سینوں میں آجاتا ہوں اور جو مجھے پورے طور پر محفوظ رکھتے ہیں وہ حافظ کہلاتے ہیں" جو میرے لب و لہجہ (تجوید) سے واقف ہوتے ہیں انہیں قاری کہتے ہیں

س: آپ کس کے ساتھ آئے یا نازل ہوئے؟

ج: جو فرشتوں کا سردار ہے جس کی عرشِ اعظم کے پاس سکونت ہے جسکی آخری سرحد سدرۃ المنتہٰی ہے جو حضرت محمد صلعم سے پہلے کے پیغمبروں پر صحائف لے کر نازل ہوتا رہا ہے جو میکائیلؑ کے خاص دوست ہیں جو محض اسی لیے پیدا کئے گئے ہیں کہ وہ پیغامِ الٰہی کو انبیاؤں کے پاس لے جائے اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ سیدنا حضرت محمد صلعم کے بار بار دیدار کرنے کے لئے اور شرفِ ہمکلامی سے مشرف ہونے کے لیئے پیدا کئے گئے ہیں۔

خدا نے قسم کھا کر یہ بات بتائی کہ:

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ہ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ہ بے شک یہ قرآن فرشتہ عالی مقام کا (پہنچایا ہوا) پیام ہے جو "وحی" کے بارِ گراں اُٹھانے کی طاقت رکھتا

ہے اور مالکِ عرشِ بریں کے پاس اُس کا بڑا درجہ ہے جو (فرشتوں) کا سردار اور امانت دار ہے ۔ ٥ ـــــــــــ اور ایک مقام پر خدا نے "رُوح الامین" بھی کہا ہے نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ اس کو امانت دار فرشتہ رُوح الامین نے لے کر اُترا ہے۔

س : آپ کی زبان کونسی ہے ؟

ج : دنیا کی سب سے قدیم زبان " زبانِ عربی " جیسا کہ میرے متعلق کہا گیا ہے ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ٥ [۱۲]

" ہم نے اِس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو "

س ، آپ جس پر نازل ہوئے ہیں اُس مقدس ہستی کا نام بتائیے ۔

ج : وہ جو وجہ تخلیقِ کائنات ہے وہ جو خدا کے محبوب اور حبیب ہیں اُن کا نامِ گرامی " مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ " صلی اللہ علیہ وسلم ہے

جیسا کہ اُن کے ربّ نے کہا ـــ "نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الْحَقُّ" [۲۶/۱]
(یہ کتاب) جو حضرت محمد صلعم پر نازل کی گئی جو حق ہے۔ اور
اکثر اُن کے نام کے بجائے بطور شفقت پیار سے عبد بھی کہا گیا ہے
جیسا کہ وارد ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ
وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا [۱۵/۱] ساری خوبیاں اللہ کے لئے ہے
جس نے اپنے خاص بندے (حضرت محمد صلعم) پر یہ کتاب نازل
فرمائی اور اس میں ذرا بھی کجی نہیں ـ ۔ اور ایک جگہ بھی اِس
طرح وارد ہے ـ تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ [۱۸/۱]
بڑی مبارک اور عالی شان ذات ہے جس نے یہ کتاب فرقان
(قرآن) اپنے بندۂ خاص (حضرت محمد صلعم) پر نازل کیا.

س : کیا آپ شفا کی حیثیت بھی رکھتے ہیں.

ج : جی ہاں مگر صرف اہلِ ایمان ہی مجھ سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں
جیسا کہ کہا گیا ہے" وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۔ [۱۵/۹]
ہم قرآن ہی میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو اہلِ ایمان کے
حق میں شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کے حق میں نقصان ہے
(اُن کو کوئی فائدہ نہیں)
یہی نہیں بلکہ امراضِ قلبی کے لئے بھی اسمیں شفا ہے
یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔ ۱۱

لوگو! تمہارے رب کی طرف سے اچھی نصیحت آچکی اور امراضِ قلبی کی دوا شفا اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے اے پیغمبرؐ ان لوگوں سے کہدیجئے کہ یہ قرآن اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت ہے پس خوشیاں مناؤ جن چیزوں کے جمع کرنے کے پیچھے پڑے ہیں یہ اُن سے کہیں بہتر ہے۔

س، محترم آپ کس مہینے میں نازل ہوئے ؟

ج:۔ ماہ رمضان المبارک میں جیسا کہ کہا گیا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ۲

(وہ) ماہِ رمضان ہے جس میں قرآنِ مجید نازل کیا گیا۔

س، آپ کی آمد رات میں ہوئی یا دن میں۔

ج، جی قدر کی رات میں۔ جیسا کہ وارد ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۔ ۳

ہم نے اس کو قدر کی رات میں نازل کیا۔

ویسے میں سب سے پہلے شب برات کی رات "لوحِ محفوظ" سے آسمانِ دنیا پر نازل ہوا جن کو لیلۃ مبارک کہا ہے پھر وہاں سے شب قدر کی رات میں نازل ہوا اور پھر ۲۳ سال تک نازل ہوتا رہا ۔۔۔۔ ۔

آغازِ وحی کی تاریخ شاید ۱۷ اگست ۶۱۰ء اور سالِ نبوت شب جمعہ ہے

واللہ اعلم

س : آپ کا اس دنیا میں قیام کب تک ہے ؟
ج ، جب تک خدا نے چاہا ، مجھے خود اس کا علم نہیں .
ہاں پیغمبر اسلام حضرت محمد صلعم نے کہا کہ جب میں دنیا سے اٹھ جاؤں گا قیامت آجائے گی (یعنی جب میری قدر و قیمت ختم ہو جائے گی) .
س ، آپ کی حفاظت کا ذمہ دار کون ہے ؟
ج ، جس نے مجھے نازل کیا وہی میرا محافظ بھی ہے " اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ .
ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے :
س ۔ سب سے پہلے آپ کونسی سورت کو لیئے نازل ہوئے "
ج : سب سے پہلے " سورۃ علق " کی ابتدائی آیت " اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ . والی آیت اور سب سے آخری آیت سورہ " توبہ " کی ہے .
س : محترم یہ تو بتایئے کہ آپ کتنی آیتوں کے مجموعے کا نام ہیں .
ج : جی میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ " ٦٦٦٦ " آیتوں کے ساتھ موجود ہوں اگر آپ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ کو صرف ٦٦ ۔ چھیاسٹھ پڑھا جائیگا جو اللہ کے ٦٦ اعداد کا حاصل ہے یعنی ٦٦ اللہ ۔ ٦٦ اللہ ۔ بڑی حکمت ہے اِس میں .
س : ذرا مہربانی فرما کر تھوڑی تفصیل بتا دیجئے گا .

ج: توضیحی ۵ آیاتِ وعدہ ۔ ۱۰۰۰ ہزار آیاتِ وعید ۔ ہزار ۱۰۰۰ ۵
آیاتِ نہی (منکرات سے بچنے والی) ۱۰۰۰ ہزار ۵
آیاتِ امر (احکامات پر چلنے والی) ۱۰۰۰ ہزار ۵
۵ مثالیں (EXAMPLES) ۱۰۰۰ ہزار ۵
۵ قصص (قصے واقعات) ۱۰۰۰ ہزار ۵
۵ حلال ۔ ۲۵۰ ۵ حرام ۔ ۲۵۰ ۵
تسبیح ۔ ۱۰۰ ۵ منسوخ ۶۶ ۵

جملہ تعداد "۶۶۶۶" ہے

س: محترم جو باتیں آپ میں موجود ہیں کیا پچھلے صحیفوں میں بھی موجود تھیں ۔

ج: بے شک " اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلیٰ صُحُفِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسیٰ ۵

بے شک (جو باتیں قرآن میں ہے) یہی بات تو اگلے صحیفوں میں بھی ہے ابراھیمؑ اور موسٰیؑ کے صحیفوں میں بھی ہے ۱۸ تا ۱۹/۸۷

۵ لیکن افسوس کہ آج ان صحیفوں میں بہت سی باتیں من گھڑت شامل کردی گئیں اور آج وہ سوائے چند باتوں کے اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے ۔

س: محترم آپ کے وارث کون ہیں ؟

ج: میرے وارث اللہ کے نیک بندے ہیں ۔ " وَرَثْنَا الْکِتٰبَ

الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ

خدا فرماتا ہے کہ "ہم نے اس قرآن کا وارث اُن لوگوں کو کردیا جن کو ہم نے چُن لیا ہے (یعنی افہام وتفہیم کے لیے)

س، محترم کیا آپ میں زمین و آسمان کی چیزیں درج ہیں؟

ج: جی بے شک میرے رب نے مجھ میں ہر وہ چیز رکھدی ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔

وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۲۰/۲

آسمان و زمین میں کوئی چیز ایسی نہیں جو (اس) کھلی کتاب میں نہ ہو"

چنانچہ میرے مفسّر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میرا اونٹ بھی کھو جائے تو میں اسکو قرآن میں تلاش کرتا ہوں۔

س: ماشاء اللہ بڑی شان ہے آپکی جس میں کوئی شک نہیں سچ کہا آپ نے ۔ الٓمٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ

ال م یہہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں؛

قرآن کے اعداد ۱۳۵۱ ہیں اور "لاشک" کے بھی ۱۳۵۱ اعداد ہیں یعنی جس میں کوئی شک نہیں

س، محترم کیا آپ میں آیاتِ محکمات اور متشابہات بھی ہیں۔

ج۔ جی ہاں ۔ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۔

جن کی بعض آیتیں محکم ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں۔ اور بعض متشابہہ ہیں۔

س: محترم محکمات اور متشابہات میں فرق کیا ہے۔

ج: محکمات وہ آیتیں جو مستحکم اور صریح دلالت کریں اور متشابہات وہ آیتیں جو معنیً ولفظاً کئی حیثیت رکھتی ہوں۔

س: محترم آپ کی اصل دعوت کیا ہے۔

ج: دعوتِ کلمۂ طیبہ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ۔
یعنی اللہ کے سوا کوئی حاجت روا (معبود) نہیں اور حضرت محمد صلعم خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔

س: اِسلام کیا ہے؟

ج: پیغمبر اسلام حضرت محمد صلعم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ایک سوال پر کہ اِسلام کیا ہے؟ جواب دیا تھا وہی جواب آپ کو سُناتا ہوں۔ "آپؐ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم یہ شہادت (گواہی) دو کہ اللہ کے سوا کوئی "الٰہ" نہیں (یعنی کوئی ذات عِبادت و بندگی کے لائق نہیں)۔ اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں (یعنی بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں)۔ اور نماز قایم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، اور ماہِ رمضان کے روزے رکھو اور اگر حج بیت اللہ کی تم استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو۔

س: محترم ایمان کیا ہے؟

ج : پیغمبرِ اسلام نے اسلام کے بعد حضرت جبرئیلؑ کو ایمان کی تعریف بھی بیان کیا وہ یہ ہے آپؐ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یومِ آخر روزِ قیامت کو حق جانو اور حق مانو اور خیر و شر کی تقدیر کو بھی حق جانو کہ یہ بھی اللہ کی طرف سے ہے۔

س : جزاک اللہ یہ تو بتائیے کہ "احسان" کیا ہے۔

ج : پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی ایسی عبادت کرو گویا کہ تم اسکو دیکھ رہے ہو (اگر ایسا ممکن نہ ہو سکے) تو سمجھو کہ وہ تو تم کو دیکھ ہی رہا ہے۔

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

احسان کا بدلہ احسان ہے

س : محترم تقویٰ کیا ہے ؟

ج : ڈرنا اور پرہیز کرنا، ڈرنا خدا کی ناراضگی سے اور پرہیز کرنا اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

اللہ کے پاس وہی بزرگ ہے جو تقویٰ اختیار کرے ۲۶/۴ ۳

س : محترم ذرا "توحید" کی بھی تشریح کر دیجئے۔

ج : وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا (حج ۵۴)

تمہارا اللہ وہی الٰہ واحد ہے لہٰذا تم اسی کے مسلم یعنی مطیع ہو جاؤ اور میرے چاہنے والوں نے توحید کی تشریح اس طرح بیان کی کہ

۔ توحید کا مقصد واحد یہ ہے کہ ہر شئے میں اللہ تعالیٰ کو باعتبارِ بصیرت بے حجاب دیکھے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ (یعنی وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے) اب اس کے بعد ہر ایک کا اپنا حوصلۂ نظر ہے کہ وہ اس آیت کی معنویت کو پالے طالب کا کام ہے کہ وہ کسی اہلِ نظر سے سلیقۂ دید حاصل کرے کہ وہ اہلِ تربیت سے ہوتا ہے اور پرورش قلب ونظر میں اس کا بڑا ہاتھ ہے:

س: حضرت کلمہ طیبہ کی تفسیر کیا ہے؟

ج: میں (قرآن) ہی کلمہ طیبہ کی پوری تفسیر ہوں۔

س: حضرت آپ کی تفسیر کیا ہے؟ اور آپ سے پہلے مفسر کون ہیں؟

ج: میری تفسیر حدیثِ نبویؐ ہے اور میرے پہلے اور حقیقی مفسر حضرت محمد صلعم ہیں۔ اور آپ کے بعد صحابہ کرام پھر ائمہ کرام ہیں۔

س: محترم تفسیر کا کیا معنیٰ ہے؟

ج: تفسیر کے معنیٰ قرآن کے معنوں کی وضاحت اور تشریح کرنا ہے شرعی معنیٰ یہ ہیں کہ کسی آیت کے مطلب قصہ کیفیت اور شانِ نزول کی توضیح ایسے الفاظ میں کی جائے کہ جن پر اس آیت کے الفاظ گواہ ہوں۔

س: محترم تفسیر کی کتنی قسم ہیں؟

ج: تفسیر بالاسناد اور تفسیر بالرائے

تفسیر بالاسناد یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر قرآن ہی سے کی جائے

ویسے کا ویسا ہے اسمیں توریت اور انجیل کی طرح تحریف نہیں ہوتی (دیباچہ قرآن الکزینڈر)

● مسٹر طامس کارلائیل کہتا ہے : اس کتاب (قرآن) نے دنیا کی کایا پلٹ دی (دی پاپلر ریلیجن آف دی ورلڈ)

● ڈاکٹر سیل کہتا ہے "یہ لازوال معجزہ ہے جو مردہ کو زندہ کرنے سے بہتر ہے

● ایک مشہور مسیحی نامہ نگار کہتا ہے :-
مسلمان جب قرآن و حدیث پر غور کرے گا تو اپنی ہر دینی و دنیوی ضرورت کا علاج اس میں پائے گا۔

معجزات اسلام ص ۲۵ بحوالہ مصری اخبار وطن)

ہ قرآن اور ہندو قائدین :
گاندھی جی نے کہا "مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں (معجزات اسلام بحوالہ ینگ انڈیا)

ہ رابندر ناتھ ٹیگور نے کہا "وہ وقت دور نہیں جبکہ قرآن اپنی مسلمہ صداقتوں اور روحانی کرشموں سے سب کو اپنے اندر جذب کرلے گا
رسالہ مولوی رمضان سنہ ۱۳۵۲ھ)

ہ سکھ پیشوا گرونانک صاحب
یعنی پوجا پاٹ کام نہیں دے سکتی . اگر کام آئیگی تو وہ قرآن ہے جس کے آگے پوتھی پران کچھ بھی نہیں . کل پران کتب قرآن پوتھی پنڈت رہے پران
(معجزات اسلام ص ۱۱ بحوالہ گرنتھ صاحب)

محترم الحاصل آپ (قرآن) سے متعلق دنیا کے ہر مذہب کا بڑا آدمی اچھی رائے رکھتا ہے اور آپ کا احترام کرتا ہے۔

ج: هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ۔ یہ اللہ کا فضل وکرم ہے۔

س: محترم میں نے آپ کا کافی وقت لیا ہے جزاک اللہ
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو آپ سے محبت عطا کرے اور آپ سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا کرے۔

آمین بحق رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِلْحَسَنَاتِ وَقِنَا جَمِيْعِ السَّيِّاتِ

نورِ قرآن

اور جو لوگ بت پرستی (اور خواہشات نفسانی) سے بچتے رہے اور خدا کی طرف رجوع ہوئے ان کے لئے خوشخبری ہے (اے پیغمبرؐ) ہمارے ان بندوں کو خوشخبری سنا دو جو ہماری بات کو کان لگا کر سنتے ہیں اور اس کی اچھی باتوں پر چلتے ہیں یہی ہیں وہ لوگ جنھیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہی اہل فکر ہیں۔ (۲۳-۱۶)

○ حکم درود۔ اللہ اور اسکے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے چلے جارہے ہیں، مومنو! تم سب بھی خوئے تسلیم کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلسل درود و سلام بھیجتے رہو۔ (۲۲-۵۷) عزت کے حقدار حالانکہ عزت اللہ کی ہے اور اس کے رسولؐ کی اور اولیاء کرام مومنین کی لیکن منافق لوگ نہیں جانتے۔ (۲۸-۲)

محبت رسولؐ۔ اے محمد صلعم، آپ ان لوگوں سے کہدیجئے اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو کہ ایسا کرنے سے اللہ (بھی) تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کرے۔ بے شک اللہ بڑا بخشش والا مہربان ہے۔ (۳-۱۲) ○ زمین میں فساد یا بگاڑ مت پیدا کرو۔ (۱-۲۰) سود مت کھاؤ۔ (۴-۵) مسلمان بیہودہ باتوں سے بچتے ہیں۔ (۱۸-۱)

○ دعوت حسن سلوک اور امتناع فواحش۔ دشمنوں سے بھی عدل کرو۔ ماں، باپ، رشتہ داروں اور یتیموں اور غریبوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آو اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور پابند نماز ہو اور زکوۃ ادا کرو (۱-۱۰) ○ حق انصاف کسی کے ساتھ دشمنی کی بناء پر ناانصافی مت کرو، بلکہ انصاف کرو کہ یہ تقویٰ کے قریب ہے (۶-۶) ○ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک۔ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو کیونکہ ان پر تم نے خدا کے نام کی ضمانت پر قبضہ کیا ہے۔ ○ برے کاموں سے اجتناب اے ایمان والو! شراب، جوا، (سٹہ، ریس) بت (شدّے، پنجے، علم اٹھانا) پانسے، اور فال نکالنا یہ سب اعمال شیطانی اور برے کام ہیں ان سے بچو ○ لباس میں صفائی اپنے کپڑوں کو پاک رکھو (صاف ستھرے رہو) (۲۹-۱۵)

○ اعمال بد سے اجتناب زنا کے پاس مت جاؤ یہ بے حیائی کا کام اور بہت برا راستہ ہے (۱۵-۴) ○ یتیم اور سائل کا لحاظ رکھو ○ یتیم کی تحقیر مت کرو اور سائل کو مت جھڑکو۔ (۳۰-۱۸) باہمی مشورہ۔ کسی بھی کام میں باہمی مشورہ کیا کرو۔ ○ مدعیان ایمان اور شرک یعنے ایسے بہت سے مومن بھی ہیں جو مبتلائے شرک ہیں (جو حقیقتاً مومن ہیں وہ اپنا ادعائے ایمان کبھی بھی نہیں کرتے اور جن کو صاحب ایمان ہونے کا دعویٰ ہے وہی ایک طرح سے شرک خفی میں مبتلا ہیں۔ (۱۳-۶)

اہمیتِ قرآن

ہ

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے عطا تجھکو جدّتِ کردار

علامہ اقبال رح

ہ

مسلمانو! اُٹھو قرآن کی دعوت کو پھیلاؤ
جہانِ بے اماں کو عافیت کے راز سمجھاؤ
زمانہ آج بھی قرآن ہی سے فیض پائے گا
ہٹے گی ظلمتِ شب اور سورج جگمگائے گا

محترم ابوالمجاھد زاہد

ہ

کوئی جو پیروِ اُمّ الکتاب ہوتا ہے
وہ میرِ قافلۂ انقلاب ہوتا ہے
ہر ایک لفظ میں ہے اسکے اِک سبق حمّادؔ
ہر ایک حرف پہ اُس کے ثواب ہوتا ہے

محترم ابوالبیان حمّاد

نورِ حدیث نبویؐ

جو کچھ تمہیں رسول دیدیں وہ لو اور جس سے منع کریں اسے چھوڑ دو ۔(بخاری و مسلم) ایک دوسرے کو تحفہ دیا کرو محبت بڑھے گی ۔(ترمذی) دعا عبادت کا مغز جان عبادت ہے ۔(بخاری) (ایک دوسرے کے لئے کسی کام کی نسبت) سفارش کرو اور ثواب حاصل کرو ۔(مسلم) جنت (تمھاری) ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے ۔(بخاری) بے شک سارے اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ۔(ترمذی) بات کرنے سے پہلے سلام کیا کرو ۔(مسند احمد) پاکی آدھا ایمان ہے ۔(مؤطا) نماز دین کا ستون ہے ۔(ترمذی) افضل عبادت تلاوت قرآن ہے ۔(مسلم) پانی دیکھ کر پیا کرو ۔(مسلم) کھڑے ہو کر پانی نہ پیو!(بخاری) جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا ۔(ترمذی احمد) جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ۔(بخاری) میرے پاس تم میں وہی محبوب ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں ۔(مسلم) حیا تو سب کی سب اچھی ہے ۔(بخاری) جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں ۔(بخاری) اچھی بات کرنا بڑا صدقہ دینے کے برابر ہے ۔(مسند احمد) سچ بات کہو اگرچہ وہ کڑوی ہو ۔(ابن حبان) جنت سخی لوگوں کا گھر ہے ۔(طبرانی) بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا ۔(زرین) (عن ابی حریرہؓ) بدترین وہ لوگ ہیں جو شر انگیز مسائل پوچھ کر علماء کو مغالطے میں ڈالتے ہیں ۔(ابن ماجہ) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس لئے علم نہ حاصل کرو کے علماء پر فوقیت لیجاؤ اور جہلاء سے جھگڑا کرو اور نہ اس لئے کہ لوگوں میں عزت حاصل کرو ۔(ابن ماجہ) (مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اہل ایمان کے راستے) یعنی سواد اعظم (سب سے بڑا فرقہ کی پیروی کریں، یعنی مسلمان جمہور صالحین امت کے نقش قدم پر چلیں ۔(ابن ماجہ) تم، مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازماً پکڑلو (اسکی اتباع کرو) اور وہ جماعت اہل سنت والجماعت ہے حضرت امام طحطاویؒ نے در مختار کی شرح فصل الذبائح میں اس جماعت کی بابت یوں رقمطراز ہیں کہ ۔اے مومنو! تم پر ناجی فرقہ بنام اہل سنت والجماعت کی اتباع لازم ہے ۔جس میں حق تعالیٰ کی نصرت اور اس کی حفاظت اور توفیق شامل ہے اور یہ بات سچ ہے کہ چار مسلک حق پر ہیں ۔حنفی مالکی، شافعی اور حنبلی، غرض یہ چار اہل سنت والجماعت ہیں اور جو ان چار مذاہب سے خارج ہیں وہی اصل میں بدعتی اور اہل دوزخ سے ہیں ۔

ناشر ادارہ النور بیت النور 845 - 3 - 16 چنچلگوڑہ ۔حیدرآباد (اے پی)

زلفِ دوتائے یار میں دل کو پھنسائیے
جس رنگ میں ہو یار وہی رنگ لائیے